السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید کو وضو کے بغیر ہاتھ لگانے یا ایک سے دوسری جگہ رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے جب کہ ہاتھ لگانے والے کا جسم پاک ہو؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور اہل علم کے نزدیک وضو کے بغیر قرآن مجید کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ ائمہ اربعہ کا بھی یہی قول ہے اور صحابہ کرام بھی یہی فتویٰ دیا کرتے تھے کہ قرآن مجید کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگائے۔ اس سلسلے میں ایک صحیح حدیث بھی موجود ہے کو کہ عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل یمن کی طرف ایک خط لکھا تھا جس میں یہ مذکور تھا کہ:

«لایمس القرآن الاطاہر» موارد الظمان الی زوائد ابن حبان حدیث 793 وسنن الدار قطنی حدیث 433

''قرآن مجید کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگائے۔''

یہ حدیث جید ہے اس کی کئی طرق ہیں جن سے ایک دوسرے کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور واجب بھی یہی ہے۔

اس طرح قرآن مجید کو وہی شخص اٹھائے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرے جو پاک ہو یا پھر اسے غلاف وغیرہ سے پکڑے یا قرآن مجید کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہو تو اسے کپڑے سمیت ہی پکڑے وضو کے بغیر براہ راست دونوں ہاتھوں سے قرآن مجید کو پکڑنا صحیح قول کے مطابق جائز نہیں ہے۔جمہور اہل علم کا بھی یہی مذہب ہے۔

بے وضو شخص کے زبانی قرآن مجید پڑھنے مین کوئی حرج نہیں اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ بے وضو شخص قرآں مجید کو پکڑ رکھا ہو'لیکن جنبی شخص کے لیے قرآن مجید پڑھنا ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے مین ثابت ہے کہ ''جنابت کے علاوہ کوئی اور چیز آپ کے لیے تلاوت سے مانع نہ ہوتی تھی'' (ابوداود الطہارہ باب فی الجنب یقرء القرآن حدیث: 229)

امام احمد نے جید سند کے ساتھ حضرت علی کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے آپ نے قرآن مجید کی کچھ تلاوت فرمائی اور فرمایا:

«"ہٰذَا لِمَن لَیسَ بِجُنُبٍ فَأَمَّا الجُنُبُ فَلَا، وَلَا آیَۃَ"» مسند احمد: 110/1

''یہ اس شخص کے لیے ہے جو جنبی نہ ہو اور جو جنبی ہو وہ قرآن مجید کی ایک آیت بھی تلاوت نہیں پڑھ سکتا''

مقصود یہ ہے کہ جو شخص جنبی نہ ہو اور وہ قرآن مجید کی تلاوت نہیں کر سکتا نہ دیکھ کر اور نہ زبانی جب تک کہ وہ غسل نہ کر لے اور جس شخص کا حدث اصغر ہو اور وہ جنبی نہ ہو تو وہ زبانی پڑھ سکتا ہے لیکن قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

یہاں ایک اور مسئلہ بھی قابل غور ہے اور وہ یہ کہ کیا حیض اور نفاس والی عورتیں قرآن مجید پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟ اس مسئلہ میں بھی اہل کے درمیان ہے۔ بعض نے کہا کہ نہیں پڑھ سکتیں کیونکہ حیض اور نفاس کی مدت لمبی ہوتی ہے جنابت کی طرح یہ مدت مختصر نہیں ہوتی کہ آدمی جلد غسل کر کے تلاوت کر سکے جبکہ اس کے برعکس حیض کی مدت تو دس دن یا اس سے زیادہ تک دراز ہو سکتی اس طرح نفاس کی مدت طویل ہوتی ہے لہذا حیض اور نفاس والی عورتیں زبانی قرآن مجید پڑھ سکتی ہیں۔ راجح بات یہی ہے چنانچہ صحیحین میں حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے جب حج کے موقع پر ان کے ایام شروع ہو گئے تھے فرمایا تھا:

«فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي» صحيح البخاري الحيض باب ما تقضى الحائض المناسک کلها الا الطواف بالبیت ح 305 وصحیح مسلم الحج باب بیان وجوه الاحرام لخ حدیث 1211

''وہ سب کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں ہاں البتہ پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتیں۔''

حاجی قرآن مجید بھی پڑھتا ہے اور اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید پڑھنے کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ حائضہ کے لیے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے اسی طرح آپ نے اسماء بن عمیس سے جب انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر میقات پر پہنچنے پر محمد بن ابی بکر کو جنم دیا تھا یہی فرمایا تھا۔ تو اس معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت بھی قرآن مجید پڑھ سکتی ہے لیکن قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتی۔ باقی رہی حدیث ابن عمر جس میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَقْرَأُ الحَائِضُ وَلَا الجُنُبُ شَيْئًا» جامع الترمذي' الطهاره باب ماجاء فی الجنب والحائض ...لخ' حدیث: 131

''حائضہ اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں''

تو یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی اسناد میں ابن عیاش ہے' جو موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتا ہے اور محدثین ابن عیاش کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اہل شام یعنی اپنے شہر کے لوگوں سے روایت کرنے میں جید ہے لیکن اہل حجاز سے روایت کرنے میں ضعیف ہے اور اس کی یہ روایت اہل حجاز سے ہے لہذا ضعیف ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

## ج4ص35

محدث فتویٰ